ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

رجسٹرڈ ایل ۷۷

THE HAKAM QADIAN

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ جون ۱۸۹۹ء مطابق ۲۱ صفر المظفر ۱۳۱۷ھ | جلد ۳

کلمات طیبات امام الزمان سلمہ الرحمٰن

(حضرت اقدس کی تعلیم)

"عزیزاں بے خلوص و صدق نکشایند راہے را
مصفا قطرۂ باید کہ تا گوہر شود پیدا

اے میرے دوستو جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں اُن باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے اُسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑینگی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دیگا وہ خیال کریگا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اسوقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی جن سے خدا تعالےٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالےٰ کی لعنت کے ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالےٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اسکا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالےٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔"

سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضا۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اسکو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالےٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضا اور تمہارے تمام قوتوں کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہونچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہونچا سکتی۔ خدا تعالےٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اسکے جلال کو اپنی

آنکھوں کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے طیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا"

"اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا۔ اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائیگا دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالےٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالےٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے ایک بچہ کی طرح بنکر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضا کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کیساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں کیا انسان اسکو بھی دھوکہ دے سکتا ہے کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جا سکتی ہیں۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالےٰ کو اسکی کچھ پرواہ نہیں ہوتی عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بیباکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہونچاتا ہے سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہونچانا چاہتی ہیں انکی طرف کان دھرو اور انکے موافق اپنے تئیں بناؤ۔ قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتے ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اسکی کامل تعلیم کا یہ منشا ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اٹھا نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت بلکہ چاہیئے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے سو تم اپنے مولےٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے۔

مجھے اسوقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے اجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنے بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں جو چیز قبلۂ حق سے تمہارا مونہہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔

باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزاسمہ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی اور ان حکموں کو اس نے تین درجہ پر منقسم کیا ہے جیسا کہ استعدادیں بھی تین ہی قسم کی ہیں۔ اور وہ آیت کریمہ یہ ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اسکی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو ظالم نہ بنو پس جیسا کہ درحقیقت بجز اس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں کوئی بھی محبت کے لائق نہیں کوئی بھی توکل کے لائق نہیں کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت و ربوبیت خاصہ کے ہر ایک حق اسی کا ہے اسی طرح تم بھی اسکے ساتھ کسی کو اسکی پرستش میں اور اسکی محبت میں اور اسکی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اسقدر کر لیا تو یہ عدل ہے جسکی رعایت تم پر فرض۔

پھر اگر اسپر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اسکی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متادب بنجاؤ اور اسکی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اسکی عظمت اور جلال اور اسکے

جس لازوال کو دیکھ لیا ہے۔ بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلف اور تصنع دور ہو جائے اور تم اسکو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔

اور دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے متعلق ہے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو۔ اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔ اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے بدی کے مقابل نیکی کرے اور اسکی آزار کی عوض میں تو اسکو راحت پہونچاوے اور مروت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔

پھر بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیرخواہی بجا لاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلےٰ درجہ پر نشو و نما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکر گذاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔

عزیزو اپنے سلسلہ کے بھائیوں سے جو میری اس کتاب میں درج ہیں باستثنا اس شخص کے کہ بعد اس کے خدا تعالےٰ اسکو رد کر دیوے خاص طور سے محبت رکھو اور جب تک کسی کو نہ دیکھو کہ وہ اس سلسلہ سے کسی مخالفانہ فعل یا قول سے باہر ہو گیا تب تک اسکو اپنا ایک عضو سمجھو لیکن جو شخص مکاری سے زندگی بسر کرتا ہے اور وہ اپنی بدعہدیوں یا کسی قسم کے جور و جفا سے اپنے کسی بھائی کو آزار پہونچاتا ہے یا ایسا ہی دوسری حرکات مخالف عہد بیعت سے باز نہیں آتا وہ اپنی بدعملی کی وجہ سے اس سلسلہ سے باہر ہے اسکی پروا نہ کرو۔

چاہیے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالےٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اسکو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لیے سارے دکھ اٹھاؤ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔

مکتوبات امام الزمان سلمہ الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد ہذا آنمخدوم کا مکتوب محبت اسلوب پہونچکر باعث مسرت ہوا۔ خداوند کریم آپکی تائید میں رہے اور مکروہات زمانہ سے بچاوے۔ اس عاجز سے تعلق اور ارتباط کرنا کسیقدر ابتلا کو چاہتا ہے سو اس ابتلاء سے آپ بچ نہیں سکتے

گر مجنوں صفتے خواہی بہ بینی زود تر
خارہائے دشت و تنہائی و طعن عالمے

عرفت ربی بربی صحیح المضمون ہے اس بارے میں بہت سی احادیث آ چکی ہیں خداوند کریم نے پہلی سورہ فاتحہ میں یہ تعلیم دی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین اس جگہ عبادت سے مراد پرستش اور معرفت دونوں ہیں اور دونوں میں بندہ کا عجز ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسری جگہ بھی معرفت خداشناسی پر فرماتا ہے اللہ نور السموات والارض لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ بیشک خدا کی معرفت کا خدا ہی وسیلہ ہے بغیر اسکے وہ معرفت شرک کے رگ و ریشہ سے خالی نہیں۔ وہ کامل بیکلی بجز تجلیات خاصہ حضرت احدیت کی معرفت خاصہ کاملہ کا حاصل ہونا ممکن ہی نہیں۔ خدا کو شناخت کرنے کے لئے خدا ہی کا نور چاہیے۔ پس حقیقت میں وہی عارف اور وہی معروف ہے اور نیز یہ بھی جاننا چاہیے کہ تجلیات الوہیت یکساں نہیں۔ ہر ایک شخص کے لئے تجلی ربانی الگ الگ ہے اور جس قدر ربانی تجلی ہے اسیقدر معرفت ہے کوئی معرفت وسیع اور کوئی تنقیص اور کوئی نہایت صافی اور کوئی اس سے کم ہے۔ پس تجلی بحسب حیثیت ظروف ہے۔ ایک کی معرفت دوسری کی نسبت حکم عدم معرفت کا پیدا کر سکتی ہے اور معارف غیر متناہی ہیں کوئی کنارہ نہیں اس ناپیدا کنار دریا سے ہر ایک شخص بقدر اپنے ظرف کے حصہ لیتا ہے اللہ تعالےٰ نے آپ فرمایا ہے۔ انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا یعنے خدا نے آسمان سے (پانی اپنا کلام) اتارا سو ہر ایک نالی حسب قدر اپنے بہ نکلی جس قدر پیاس ہے اسی قدر پانی ملتا ہے اور آپنے دعا کے بارے میں جو دریافت فرمایا ہے کہ جو ازل سے ہی مقدر ہے دعا کیوں کی جاتی ہے سو اس میں تحقیق یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کا ہر ایک مقدر میں قانون قدیم یہی ہے کہ اگرچہ اس نے ہر امر کے بارے میں جو انسان کے مقسوم میں ہے اس کا حاصل ہونا مقدر کر دیا لیکن اسکے حاصل کرنے کے طریق بھی ساتھ ہی رکھے ہیں اور یہ قانون الٰہی تمام اشیاء میں جاری اور ساری ہے۔ جو شخص مثلاً پیاس بجھانا چاہتا ہے اسکو لازم پڑا ہوا ہے کہ پانی پیوے اور جو شخص روشنی کو ڈھونڈتا ہے اسکے مناسب حال یہ ہے کہ آفتاب کے سامنے آوے

اور اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھا نہ رہے۔ اسی طرح دعاء اور صدقات وخیرات ودیگر تمام اعمال صالحہ کو بشرط حصول مرادات ٹھہرا رکھا ہے اور جیسے ابتداء سے کسی چیز کا حصول مقدر ہوتا ہے ساتھ ہی اس کے یہہ بھی مقدر ہوتا ہے کہ وہ دعا یا صدقہ وغیرہ بجالاوے گا تو وہ چیز اسکو حاصل ہوگی پس جس شخص کا مطلب روز ازل میں دعا پر موقوف کر رکھا ہے سو اگر تقدیر مبرم اسکے حق میں یہ ہے کہ اس کا مطلب حاصل ہو جائے گا تو ساتھ ہی اس کے حق میں یہ بھی تقدیر مبرم ہے کہ وہ دعا بھی ضرور کرے گا اور ممکن نہیں کہ وہ دعا سے رک جائے تقدیر ضرور ہی پوری ہو رہے گی اور بہر حال اسکو دعا کرنی پڑیگی اور دعا میں ضرور نہیں کہ صرف زبان سے کرے بلکہ دعا، دل کی اُس عاجزانہ التجا کا نام ہے کہ جب دل نہایت بے قرار اور مضطرب ہو کر رو بخدا ہو جاتا ہے اور جس بلا کو آپ دور نہیں کرسکتا اس کا دور ہونا طاقت الوہیت سے چاہتا ہے۔ پس حقیقت میں دعاء انسان کے لئے ایک طبعی امر ہے کہ جو اسکی سرشت میں مخمر ہے یہاں تک کہ شیرخوار بچہ بھی اپنی گرسنگی کی حالت میں گریہ وزاری سے اپنا ایسا انداز بنا لیتا ہے کہ جسکو عین دعاء کی حالت کہنا چاہیے۔ غرض بذریعہ دعا کے خدا سے مدد ڈھونڈنا کوئی بناوٹ کی بات نہیں بلکہ یہ فطرتی امر ہے اور قوانین معینہ مقررہ میں سے ہے۔ جو شخص دعاء کی توفیق دیا جاتا ہے اس کے حق میں قبولیت اور استجابت بھی مقدر ہوتی ہے۔ مگر یہ ضرور نہیں کہ اُسی صورت میں استجابت ممکن ہو کیونکہ ممکن ہے کہ انسان کسی مطلب کے مانگنے میں غلطی کرے جیسے بچہ کبھی سانپ کو پکڑنا چاہتا ہے اور والدہ مہربان جانتی ہے کہ سانپ کے پکڑنے سے اسکی ہلاکت ہے پس وہ بجائے سانپ کے کوئی خوبصورت کھلونا اسکو دیدیتی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ دعا کا مانگنا مقدرات ازلیہ میں سے ہے اور اسی جہت سے انسان بالطبع نزول حوادث کے وقت دعاء کی طرف جھک جاتا ہے اور عارفین کا ذاتی تجربہ ہے کہ جو مانگتا ہے اسکو ملتا ہے۔ ہر ایک زمانہ میں خدا نے مقبولین کے دعا کے ذریعہ سے عجیب صورتوں پر مشکل کشائیاں کی ہیں۔ اور اپنے مقبلوں کو منکشف کیا ہے۔ بعض مستجاب الدعوات ہوتے ہیں اور اسکی اصلیت یہ ہے کہ حکیم مطلق نے مقدر کیا ہوتا ہے کہ بہت سے اہل حاجات انکی دعاؤں سے اپنے مطلب کو پہونچ گئے سو وہ اہل حاجات اس شخص مستجاب الدعوات کو آملتے ہیں اور امر مقدر پورا ہو جاتا ہے سو مستجاب الدعوات کی طرف جھکنا ایک نیک فال ہے کیونکہ غالباً جو شخص مستجاب الدعوات کی طرف آیا ہے اور اسکی طرف میل کرنا اسکو توفیق دیا گیا ہے وہ انہی لوگوں میں سے ہوگا کہ جن کے حق میں قلم ازل نے کامیاب ہونا اسکی دعا سے لکھا ہے مگر یہ بات نہیں کہ جو مستجاب الدعوات مانگتا ہے وہ بعینہ پورا ہو جاوے اسکی وجہ پہلے لکھ چکا ہوں۔ پانچ کتابیں روانہ کی گئی ہیں۔ بخدمت خواجہ علی صاحب و مولوی عبد القادر صاحب سلام مسنون پہونچے انشاء اللہ تعالے اگر خدا نے چاہا تو لودیانہ میں مولوی صاحب کی ملاقات حاصل ہوگی والامر کل فی ید اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ والسلام ۲۲ ستمبر ۱۸۸۳ء مطابق ۲۰۔ ذیقعد ۱۳۰۰ء۔

عباد الرحمٰن
نمبر ۷

عباد الرحمٰن کی آٹھویں صفت | والذین لا یشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما۔

رحمٰن کے فرمانبردار بندوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ دھوکے کے پاس بھی نہیں جاتے اور جب کبھی (اتفاقاً) کسی بیہودہ کام کے پاس سے بھی گذرتے ہیں تو اس طرح پر گذرتے ہیں کہ بھلائیوں کا حکم کرتے اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ اس کے پیشتر عباد الرحمٰن کی سات صفتوں کا بیان ہو چکا ہے اللہ تعالے نے اس آٹھویں صفت میں یہ بیان فرمایا ہے کہ عباد الرحمٰن ہونے کے لئے ایک اور بات جو مومن کو اختیار کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ ہر ایک قسم کی دھوکہ دہ کارروائیوں سے محترز رہیں۔ زور کا لفظ بیان فرما کر اللہ تعالے نے ہر قسم کے مکر و فریب، دجل وکید سے روک دیا ہے۔

اس آٹھویں صفت کے دو جزو ہیں۔ پہلی جزو میں ہر ایک قسم کی جھوٹی شہادت اور فریب بازی سے روکا ہے دوسری جزو میں ہر ایک قسم کی لغویت سے بری رہنے کو بھی عباد الرحمٰن کا خاصہ بتلایا ہے۔

قرآن کریم کے دوسرے مقامات پر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ مظفر و منصور ہونے والے مومنوں کی صفات میں سے اعراض عن اللغو بھی ہے۔

نویں صفت | واذا ذکروا بآیات ربھم لم یخروا علیھا صما وعمیانا۔

پھر عباد الرحمٰن کی ایک یہ بھی صفت ہے کہ جب کبھی انکو الٰہی نشان دکھائے گئے تو اس نشان پر اندھے بہرے ہو کر ٹھوکریں نہیں کھاتے۔

اس نویں صفت کو آٹھویں صفت سے جو تعلق ہے وہ کیسا صاف معلوم دیتا ہے لغو باتوں کی مصروفیت اور مکر و دجل کا شغل ایسی باتیں ہیں جو حقایق الاشیا اور علوم حقہ کے دروازے انسان پر بند کر دیتے ہیں۔ اگر اور بھی بلند نظری اور نظام قرآنی پر غور کرتے ہوئے ذرا ساتویں صفت عباد الرحمٰن پر خیال کریں تو ایک وضاحت کے ساتھ یہ امر سمجھ میں آجائے گا کہ جیسے علوم حقہ کے دروازے شرک سے بند ہوتے ہیں اسی طرح پر لغو اور فضول باتوں میں مصروف رہنا بھی عقلی اور ذہنی قویٰ کو روکتا ہے اور ساتھ ہی اس کا اثر بد روحانی طاقتوں پر پہونچتا ہے۔ غور اور فکر کی قوت قریباً سلب ہو جاتی ہے اور طبیعت حقیقت الاشیاء کے معلوم کرنے پر حظ حاصل نہیں کر سکتی۔ پس کیسا لطیف نظام اور کیسی پاکیزہ ترتیب ہے۔ اسی طرح پر اب ایک پہلو سے اعراض عن اللغو اور اجتناب عن الزور کے نتائج کو بیان فرمایا ہے جو عباد الرحمٰن کی نویں صفت میں بیان ہوا ہے۔ وہ کیا؟ کہ جب الٰہی نشان انکو دکھلائے جاتے ہیں تو

اندھے اور بہرے ہو کر اُن پر سے نہیں گذرتے علوم حقہ پر اطلاع کے دو ہی ذریعے ہیں یا سماعی طور پر یا مشاہدہ صحیحہ کے رو سے مگر لغو اور دعو کہ وہ امور میں مصروف رہنے والوں کی چشم بینا بھی بند ہوتی ہے اور گوش شنوا بھی نہیں ہوتے اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے وہ راہ بتلائی جو آٹھویں صفت میں بیان کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی کوئی مامور من اللہ جو حجۃ اللہ اور آیت اللہ بھی کہلاتا ہے دنیا میں آتا ہے اور اس کے ساتھ نشانات الٰہیہ کا ایک لشکر ہوتا ہے اس سے وہ لوگ جو لغویات میں مصروف رہتے ہیں فائدہ نہیں اٹھاتے۔

عباد الرحمٰن کی دسویں صفت | والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔ اور وہ وہ لوگ ہیں جو دعا مانگتے ہیں کہ اے رب ہمارے ہمارے ساتھیوں سے (بیبیاں ہوں یا اور رفیق) اور ہماری اولاد سے ہمیں آرام دے۔ وہ ہماری آنکھوں کا نور ہوں جو دل کے سرور کا نشان ہے اور دعا مانگتے ہیں کہ ہم سچے فرمانبرداروں کے لئے آیندہ کے واسطے نمونے ہوں۔ "تلک عشرۃ کاملۃ" یہ ہیں دس نشانات ان لوگوں کے جو عباد الرحمٰن کے نام سے قرآن کریم میں پکارے گئے ہیں۔ ان صفات کے اظہار سے کیا غرض اور کیا مقصود ہے۔ یہ عام طور پر سمجھ میں آسکتا ہے جب کسی شے کے حصول کے طرق معلوم ہو جائیں تو صاف ظاہر ہے کہ ان کے خلاف کرنے سے دکھ اور مصیبت آئیگی۔ پس عباد الرحمٰن کے نشانات اور صفات کے بیان کرنے سے بھی یہی غرض ہے۔

مندرجہ بالا دس قسم کی خصوصیتیں جو شخص اپنے اندر پیدا کرے گا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا ویلقون فیھا تحیۃ و سلاما خالدین فیھا حسنت مستقرا ومقاما۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنے نیک اعمال کا بدلہ بڑے بلند مقامات کو پا کر وہاں نئی زندگی اور پوری سلامتی پاویں گے پھر اتنا ہی نہیں بلکہ تناسخ سے بچکر وہاں ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ واہ واہ کیسے آرام کی جگہ اور رہنے کا مقام ہے۔

یہ تو نتیجہ ہے اُن اعمال حسنہ کا جو ایک عبد الرحمٰن کرتا ہے۔ اور پھر برخلاف کرنے والوں کے لئے بھی فرمایا

قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاما۔

اے مخاطب کہدے میرے رب کو تمہارے ہلاک و تباہ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے اگر تمہاری بت پرستی نہ ہوتی۔ مگر تم راستی کو جھٹلا چکے پس نافرمانی کا لازمی وبال تم پر ضرور آوے گا۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہم کو اعمال صالحہ کی توفیق دے تاکہ ہم عباد الرحمٰن میں شامل ہو سکیں۔ اور اُن برائیوں سے بچائے جو وبال اور عذاب الٰہی کو کھینچ لاتے ہیں۔ آمین

جناب مولوی عبد الکریم صاحب کا خط دوستوں کے نام

"میرا دوسرا خط"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

امابعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خیمہ کل مسجد میں لگایا گیا۔ بہت ہی خوبصورت اور موزون بنایا گیا ہے۔ مگر تیسرا حصہ مسجد تنگی رہجاتی ہے۔ بہرحال حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام ازبس خوش ہوئے شکر اللہ سعیکم ورضی عنکم وارضاکم و ھو مولی المومنین۔ اس مسافر شکستہ خاطر حزین کے لئے برادران سیالکوٹ کی یہ کارروائیاں موجب تازہ اور مایہ سکینت خاطر ہیں خدا سے دعا ہے کہ جس طرح ہمارے شہر نے ایمان بالرسول میں سبقت کی اور ابتدائی دنوں میں استباق خیرات میں اطراف سے بڑھکر حصہ لیا ہمیشہ اسی طرح نیک کاموں میں نمونہ بنیں اور پہلے یہ لوگ ہوں جو خدا کے نزدیک شہداء علی الناس کے مبارک خطاب کے مصداق ہوں۔ آمین

کل جمعہ کے دن معمولاً حضرت اقدس مہندی لگائے بیٹھے تھے کہ الہام ہوا "پہلے بیہوشی پھر غشی پھر موت" فرمایا یہ کسی ایسے دوست کی نسبت خبر سنائی گئی ہے جسکی نسبت سننے سے ہمیں حزن ہو۔

رات کو امراض وبائیہ کا تذکرہ ہوا فرمایا یہ ایام برسات کے معمولاً خطرناک ہوا کرتے ہیں۔ ہند کے طبیب کہتے ہیں ان تین مہینوں میں جو بچ رہے وہ گویا نئے سرے پیدا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا یہ جاڑا بھی خوفناک ہی نظر آتا ہے۔ فرمایا اطباء بڑے بڑے پرہیز اور حفظ ما تقدم کے لئے احتیاطیں [illegible] ہیں اگرچہ سلسلہ [illegible] کا اور انکی رعایت درست ہے مگر میں کہتا ہوں محدود العلم ضعیف انسان کہاں تک بچار بچار کر غذا اور پانی کا استعمال کیا کرے۔ میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھکر کوئی تعویذ و حرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں۔ میں تو اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ خدا سے صلح و موافقت پیدا کرو اور دعاؤں میں مصروف رہو۔ فرمایا میں تو بڑی آرزو رکھتا ہوں اور دعائیں کرتا ہوں کہ میرے دوستوں کی عمریں لمبی ہوں تاکہ اس حدیث کی خبر پوری ہو جائے جسمیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں چالیس برس تک موت دنیا سے اٹھ جائے گی۔ فرمایا اس کا مطلب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تمام جانداروں سے اس عرصہ میں موت کا پیالہ ٹل جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں جو نافع الناس اور کام کے آدمی ہوں گے اللہ تعالےٰ ان کی زندگی میں برکت بخشے گا۔

برادران! حضرت اقدس کا یہ مضمون قرآن مجید کی اس آیت سے مستنبط ہے واما ماینفع الناس

فیمکث فی الارض - خدا نے یہ مثال حق و باطل کی یا یوں کہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے حزب کی اور دشمنوں کی دی ہے - موذیوں مفسدوں بطالت اور ناپاکی کے فرزندوں کو جھاگ سے دریا کی تشبیہ دی ہے جو کچھ عرصہ کے لئے نمود میں پانی کی سطح کے اوپر ایک حکمران اور گویا عرش تمکنت پر بیٹھی ہوئی نظر آتی ہے اور قیمتی اشیا اور نافع جواہرات لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ پانی کی تہہ میں ہوتے ہیں آخر قدرت کا فیصلہ یہ ہوتا ہے فاما الزبد فیذھب جفاء و اما ماینفع الناس فیمکث فی الارض - سو بھائیو! باطل کے لشکروں کی جمعیت اور زینت کسی کے دل کو ابتلا میں نہ ڈالے - خدا تعالےٰ کی ہمیشہ سے یہی عادت رہی ہے کہ حق ایک دانہ کی حیثیت سے شروع ہوتا آخر کار یہاں تک اس کا نشوونما ہوتا ہے کہ کفار سے دیکھنے والے سے دیکھ دیکھ کر غیظ کی آگ میں جل جاتے ہیں کمثل زرع اخرج شطاٗہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار -

میری غرض اس سے یہ ہے کہ تم لوگ دل و جان سے کوشش کرو کہ مخلوق خدا کو تم سے نفع پہونچے - تمہاری سیرتیں اور خصلتیں زمین کی اصلاح کی مایہ اور نمک بن جائیں اور ہر قسم کے مفسدہ اور فسق و فجور کی راہوں سے بچو کہ اللہ تعالےٰ مفسدوں کا دشمن ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص قرابت داروں سے پیوند کرتا اور ان کے حقوق کی رعایت کرتا اور ہمسائے اس کے گزند و ضرر سے ایمن رہیں خدا اسکی عمر میں برکت دیتا ہے -

بھائیو! تم ہمارے مسیح کی آرزو ہو - ہاں تم اس کی دعائے نیم شبی اور گریہ ہائے سحری کے لگائے ہوئے پودے ہو - تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے - تم تقویٰ و طہارت کی راہوں سے دور جا پڑے تھے - تم غیر قوموں کی طرح خدا کو ایک فرضی خدا مانتے اور اسکی صفات کی نسبت سطحی اور مشرکانہ خیالات رکھتے تھے - مسیح موعود (علیہ السلام) کے پاک انفاس نے تمہیں ان تاریک جان ستان گڑھوں سے چھڑا لیا - تم اب نورانی ہو - تم نے اللہ تعالےٰ کو حقیقۃً ان صفات و اسمائے حسنیٰ سے موصوف مان لیا ہے اور شرح صدر سے قبول کر لیا ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہیں - یہی وجہ ہے کہ تم میں اوروں کی نسبت خشیت و تقویٰ و انابت اور اللہ تعالےٰ کے اسماء و صفات کے مقابل حیا زیادہ ہے بھائیو! خدا کا شکر کرو کہ خشک گندی نیچریت جو دہریت کے قائم مقام ہے اسکی زہریں اس برگزیدہ امام ہادی انام کے انفاس طیبہ کے تریاق سے نیست نابود ہو گئیں - کاش کوئی اہل دل اسکی سنے جو اس سمی ہوا میں برسوں رہ چکا ہو اور بصیرت سے دیکھ چکا ہے کہ یہ مشرب درحقیقت خدا سے بہت دور ڈالنے والا ہے -

بھائیو! میں صدق دل سے تمہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ بہتیرے تم میں ایسے ہیں جنہوں نے آنکھیں کھولتے ہی اس پاک اور دلربا منہ کو دیکھا اور اس دغاباز جہاں میں پھنسکر پھر پھڑپھڑا کر نکلنے کی تکلیف اٹھانی نہ پڑی اس نعمت کی قدر کرو اور قدر یہی ہے کہ علامتاز نمونے دکھاؤ - دیکھو بعضے جلدباز تمہاری نسبت حکم لگا چکے ہیں کہ تمہاری کمریں ڈھیلی ہو جائیں گی اور تمہاری چراغ بجھ جائیں گے - خدا سے دعائیں مانگو استغفار کرو اور اس سے اور بھی ترقی تقویٰ و طہارت میں کرو تو کہ خدا ایسے حاسدوں کے گمانوں کو باطل کرے بعض بدبخت ایسے بھی ہیں جن کی نسبت خدا کی کتاب میں آیا ہے ولقد صدق علیہم ابلیس ظنہ رو رو کر دعائیں مانگو کہ مستہزئین کے گمان تمہارے حق میں صادق نہ ہو جائیں - خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس کے تصرف کا نیا نمونہ اور نیا ہمارے آقا و ہادی مسیح موعود علیہ السلام کے مستجاب الدعوات ہونے کا نیا ثبوت سن لو :-

مقرر تھا کہ اتوار کے دن ۲۵-جون کو حضرت مبارک احمد صاحب کا عقیقہ ہو - اس کے لئے حضرت کی طرف سے بڑی تاکید تھی - اس کام کے مہتمم ہمارے عزیز و معزز دوست منشی نبی بخش صاحب تھے - سب نے بڑے جوش و نشاط سے تسلیم کیا اور عرض کیا کہ اتوار کے دن یقیناً سب سامان ہو جائے گا - اللہ تعالےٰ کا تصرف اور اسکی حکمت و قدرت دیکھو اتوار کو صبح صادق سے پہلے بارش شروع ہو گئی - صبح کی نماز بھی ہم نے معمول سے سویرے پڑھی - چونکہ بارش تھی اور ہوا خوب سرد چل رہی تھی اور بادل کی وجہ سے تاریکی بھی تھی - یہ سب سامان ہم لوگوں کے لئے افسانۂ خواب ہو گیا حضرت بھی سو گئے - اور مہتمم صاحب بھی اپنے بستر میں جا لیٹے دن خوب چڑھ گیا - حضرت اٹھے اور دریافت کیا کہ عقیقہ کا کوئی سامان نظر نہیں آتا - گاؤں کے لوگوں کو دعوت بھی کی گئی تھی اور باہر سے بھی کچھ احباب تشریف لائے تھے - حضرت کو فکر ہوئی کہ مہمانوں کو ناحق تکلیف ہوئی - ادھر ہمارے دوست نبی بخش صاحب بڑے مضطرب اور نادم تھے کہ حضور پاک میں کیا عذر کروں - منشی صاحب حاضر ہوئے اور معذرت کا دامن پھیلایا - خیر کریم انسان اور رحیم ہادی اسکی ذات میں درشتی اور سخت نکتہ چینی تو ہی نہیں فرمایا اچھا فعل ما قدر - مگر ہمارے زکی الحواس دوست منشی صاحب کو صبر کہاں یہ دل ہی دل میں کڑھیں اور پشیمان ہوں اور پھر دوڑے جائیں حضرت کی خدمت میں معذرت کے لئے ان کے اس حال کو دیکھکر حضرت اقدس کو یاد آ گئی اپنی ایک رؤیا جو چودہ سال ہوئے دیکھی تھی جس کا مضمون یہ ہے کہ ایک چوتھا بیٹا ہوگا اور اس کا عقیقہ سوموار کو ہوگا - خدا تعالےٰ کی بات کے پورا ہونے اور اللہ تعالےٰ کے اس عجیب تصرف نے حضرت اقدس کو

جو خوشی ہوئی اس نے ساری ملالت اور عدم سامان کی کوفت کو دور کر دیا۔ اور دوسرے دن سوموار کو جب ہم سب خدام صحن اندرون خانہ میں بیٹھے تھے حضرت مبارک احمد صاحب کا سر مونڈا جا رہا تھا۔ حضرت اقدس نے کس جوش سے یہ رؤیا سنائی کہ اس خوشی اور پاک خوشی کا اندازہ کچھ دیکھنے والے ہی کر سکتے ہیں۔ ہمارا ایمان اس وقت خدا تعالےٰ کے کامل علم اس کے ہمہ بالا رادہ ہونے اور متصرف اور مقتدر ہونے اور معاً حضرت اقدس کے مہبط انوار الٰہی ہونے مکلم اللہ ہونے محدث اللہ ہونے خلیفۃ اللہ ہونے اور بالآخر خدا کی مرضی کے راہوں کے ایک ہی راہ نما ہونے پر ایسا پختہ ہوا اور اس میں ایسی ترقی محسوس ہوئی جیسے برسات کے بادل سے نباتات کو نشو و نما حاصل ہوتا ہے۔

عین اُس خوشی کے وقت مجھے جو بات مکدر کرتی تھی وہ افسوس سے اس خیال کا دل میں آنا تھا کہ کاش اسوقت میرے عزیز احباب بہت سے یہاں موجود ہوتے اب میں کیونکر سچا نقشہ اُس پاک جلسہ کا انھیں کھینچکر دکھا سکوں گا۔

بہر حال غور کا مقام ہے ایک دہریہ اور نیچرلیسٹ بھی تو اس سے خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس کے علم اور متصرف الاشیاء ہونے کا یقین کر سکتا ہے۔ چودہ سال اس سے قبل ایک بھی بچہ تو نہ تھا۔ اس حوادث و فتن کی سدا ہدف رہنے والی زندگی کا کون دعوی اور تحدی سے ٹھیکہ دار ہو سکتا ہے۔ وذات کائنات پر متصرف اور عالم بالجزئیات والکلیات خدا ہی ہو سکتا اور کہہ سکتا تھا کہ اتنے وصۂ دراز تک حضرت اقدس زندہ بھی رہیں گے اور پھر تین کو چار کرنے والا بیٹا بھی ہوگا۔ پاک ہے تیری شان اے میرے یگانہ خدا تو نہیں پہچانا جا سکتا مگر ان ہی راہوں سے جو تیرے برگزیدہ ملہم اور محدث تیار کرتے ہیں۔ میرے دوستو! آج دنیا میں کوئی اور راہ بھی ہے جسپر چلنے سے وہ خدا مل سکتا ہے جو آدم سے لیکر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکلام ہوتا اور اپنے عجائبات قدرت دکھاتا رہا وہی خدا جو دعاؤں کو سنتا اور حزن کی گھڑیوں میں اپنے صریح کلام سے شکستہ دلوں کو تسلی دیتا اور اب بھی اپنے راستباز بندوں سے وہی معاملہ کر دکھاتا ہے جس کے نمونے اُس نے آدم و نوح و ابراہیم و داؤد و سلیمان و یوسف و موسیٰ و عیسیٰ و احمد مجتبیٰ علیٰ نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام کی رفتار زندگی میں دکھائے۔

اے میرے مرشد میرے آقا مسیح موعود اللہ تعالےٰ کا سلام تجھپر ہو۔ تیرے در و دیوار پر تیری چھتوں پر تیری چوکھٹوں پر تیرے چاروں طرف تیرے مخلص دوستوں پر خدا تعالےٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ تجھے خدا کی طرف سے وہ نصرت اور تائید پہنچے جو آخر زمانہ میں خدا تعالےٰ کے کامل نبی محمد مصطفےٰ (علیہ الصلوۃ والسلام) کو ملی۔ تیرے طفیل سے ہم نے خدا کو قرآن کو اور حامل قرآن کو (علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات) پایا۔ ہاں تیرے ہی ذریعہ سے ہم خدا تعالےٰ کی سنتوں اور ایام سے واقف ہوئے۔ تیرے ذریعہ سے ہم نے تقوی و طہارت کی راہوں کے دقایق کو معلوم کیا۔ اگر تو نہ آتا تو ہم عام مشرکانہ خیالات و عقائد کے لوگ ہوتے یا ایک گونگے لنجے بے زور بے قدرت بے زبان اور ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے اور عالم اور اس کے تصرف سے دست بردار اور دوست و دشمن میں امتیاز نہ کر سکنے والے اور پر جوش گداختہ دل مخلص کی دعا اور لغو نعرات میں فرق نہ کر سکنے والے اور پھر اسپر کچھ بھی مترتب نہ کر سکنے والے خدا کے نیچریوں کی طرح ماننے والے ہوتے۔

اے احمد! اے مسیح! اے مہدی! اے آدم! اے نوح! اے ابراہیم! اے یوسف! اے موسیٰ! اے عیسیٰ! اے علی! اے فاروق! خدا کی رحمت تجھپر ہو۔ دعا کر کہ ہمارا جینا تیرے ساتھ ہو۔ ہمارا مرنا تیرے ساتھ ہو اور ہمارا جی اٹھنا تیرے ساتھ اور تیرے لوا کے نیچے ہو۔

خدا تعالےٰ نے حضرت مبارک احمد کی ولادت سے ایک روز قبل اور ولادت کے ایک روز بعد حضرت اقدس کو اُس پاک مولود کی زبان سے الہام کیا کہ وہ فرماتا ہے

اِنِّیْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰہِ وَاُصِیْبُہٗ

یعنے میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتا ہوں اور اسی کی طرف جاتا ہوں۔ پھر اس کے بعد الہام ہوا

کفیٰ ھٰذا

مجھے خوب یاد ہے تین سال سے زیادہ عرصہ ہوا حضرت اقدس نے فرمایا تھا آج میری پشت میں چوتھے لڑکے کی روح حرکت میں آئی اور اپنے بھائیوں کو آواز دی کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کا فاصلہ ہے۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ اور صفحہ ۱۸۳ کے شروع میں جلی قلم سے لکھا ہے کہ فتحرک فی صلبی روح الرابع بعالم المکاشفۃ فنادا اخوانہ وقال بینی و بینکم میعاد یوم من الحضرۃ۔ اور صفحہ ۲۱۵ میں لکھا ہے کہ وبشرنی ربی برابع رحمۃ۔ وقال انہ یجعل الثلثۃ اربعۃ۔ فھل لکم ان تقوموا مزاحمۃ۔ وتمنعوا من الارباع المربعین۔ فکیدوا کیداً ان کنتم صادقین۔ الخ

اس سے کس قدر صاف حل ہو جاتا ہے وہ مسئلہ آدم کی پیٹھ میں روحوں کے کلام کرنے کا۔

اگرچہ اس کے اور معارف بھی ہیں اور وہ یہ ہے واذ اخذ ربک من بنی آدم الآیہ۔

اب میں اپنے دوستوں سے رخصت ہوتا ہوں اور خدا نے چاہا تو باقی باتیں تیسرے خط میں سناؤں گا بشرطیکہ میرے احباب نے میرے اس سلسلہ کو پسند کیا۔ والسلام

عاجز عبد الکریم از قادیاں

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے درس قرآن مجید میں سے چند باتیں۔

(ہمارے اپنے الفاظ میں)

قیام کعبہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔

جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس والشھر الحرام والھدی والقلائد ذالک لتعلموا ان اللہ بکل شیء علیم۔

اس آیت کی تفسیر کرتے وقت حضرت مولانا صاحب نے جو تقریر فرمائی تھی وہ تو بہت مبسوط اور طویل تھی اور گو اس کا ایک ایک لفظ اس قابل تھا کہ محفوظ رکھا جاتا تاہم جس قدر ممکن ہے ہم اسے اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

مکہ معظمہ کے قیام کو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام شریف میں [illegible] کی ایک دلیل بیان فرمایا ہے۔ لاریب۔ اگر اس امر پر غور کرے تو ایک دہریہ اور نیچرلیسٹ کے لئے صرف اسی ایک مقدس اور معزز گھر کے قیام میں ہستی الٰہی کا ثبوت نظر آئے گا اور جو یا حق پر ہمو کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی بین دلیل معلوم ہوگی۔ اسی بیت الحرام کے آجتک معزز اور مصؤن رہنے سے قرآن کریم کی پیشگوئی کی عظمت قائم ہوتی ہے۔ کیونکہ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ انسان ایک مکان بناتا ہے۔ مگر استداد زمانہ کے بعد اس کا کوئی اور ہی وارث ہوجاتا ہے اور جس غرض کے لئے وہ بنایا گیا تھا وہ غرض مفقود ہو کر اب اور ہی کسی مطلب کے لئے مستعمل ہوتا ہے مذہبی ہنگاموں نے جہاں مذہبی تبدیلیاں کی ہیں وہاں مذہبی مکانات پر بھی اپنے اثر کئے ہیں۔ ہزارہا مندر ایک وقت میں مسجدیں بنگئی تھیں۔ پھر سینکڑوں مسجدیں دھرم سال بنائی گئیں۔ ایسے نظارے ابتک موجود ہیں۔ خاص قادیاں میں دھرم سال ایک مسجد کے قائم مقام موجود ہے۔ دنیا میں بہت بڑی بڑی مذہبی یادگاریں تھیں جو اپنے اپنے وقت میں نہایت ہی معزز و مقدس سمجھی جاتی تھیں۔ مثلاً بتکدہ آذری کو دیکھو کہ کس قدر مقدس سمجھا جاتا تھا ایران میں اس سے بڑھکر کوئی مذہبی مقام نہ تھا۔ لیکن کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ اسلام کے بعد اس کا کیا حال ہوا اور وہ کہاں ہے۔ اسی طرح پرہنی بال کے زمانہ میں افریقہ میں بیت الشمس ایک مذہبی مقدس مقام تھا لیکن کیا آج دنیا میں کہیں اس کا پتہ ہے؟ اور اسوقت کسی کو خیال ہو سکتا تھا کہ ایک دن یہ نہ ہوگا۔ پیٹراسون کا معبد کسقدر معزز سمجھا جاتا تھا جہانتک کہ سکندر اعظم جیسے عظیم الشان بادشاہ اس کے آگے سجدہ کرتے تھے۔ مگر کیا کوئی اس کا پتا لگا سکتا ہے۔

بیت المقدس کی ہیکل جب بخت نصر اور رومیوں نے تباہ کر دی تو کیا حال ہوا۔ اب یہودی اس طرف سجدہ بھی نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ اصل ہیکل جو سلیمان نے بنائی اس کا پتہ نہیں۔

الغرض یہ ایک ظاہر بات ہے کہ دنیا میں تبدیل مذہب پر مذہبی مقامات اور مخصوص مکانات پر بھی ایک اثر ہوتا ہے۔

اب ان تبدیلیوں کو آپ دیکھتے ہیں اور تاریخ ایک زبردست شہادت پیش کرتی ہے۔ اس پر اگر کوئی شخص کہے کہ فلاں مکان فلاں خاص امر کے لئے بنایا جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہی کام اس میں ہوگا۔ پھر اگر وہی کام اس میں ہوتا رہے تو ماننا پڑے گا کہ وہ بات کیسی مستقل اور مضبوط ہے۔

اب دیکھو کہ اللہ تعالےٰ نے ابو الملۃ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مکہ معظمہ کی نسبت یہ فرمایا کہ مکہ ہمیشہ ہمیشہ معزز رہے گا اور اب تک کہ چار ہزار برس سے بھی اوپر گذرتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ مکہ کی اعزاز و تکریم میں کبھی فرق آیا ہو۔ ہرگز نہیں۔ یہ ایک عظیم الشان نشان ہے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر اور اس کے علیم ہونے پر اور قرآن کریم کی صداقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق پر۔ یہ فخر دنیا میں کسی مذہب کو حاصل نہیں ہو سکتا کہ مکہ معظمہ کے سوا اسکا مذہبی مقدس مکان ایسا ہی آزاد اور معزز ہو جیسا کہ یہ بیت الحرام ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے مذہبی مقدس مقامات ہیں تو مسلمانوں کے قبضہ میں ہندوؤں اور بدھوں کے ہیں تو انگریزوں کے۔ غرض یہ فخر مکہ معظمہ کو حاصل ہے

زادہ اللہ شرفاً

بالآخر پھر کہا جاتا ہے کہ غور کرو اور سوچو کہ خدا تعالےٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر عظمت ہے کہ زمانہ کا اثر ان باتوں پر کچھ بھی نہیں ہو سکتا جو اس نے بیان کیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حضرت صاحبزادہ مبارک احمد صاحب سلمہ ربہ کا عقیقہ ۲۶- جون ۹۹ء کو ہوا۔ ہم نے عقیقہ کی خبر لکھتے وقت یہ لکھدیا تھا کہ آیندہ اتوار یعنی ۲۶- جون ۱۸۹۹ء کو ہوگا۔ اتوار کا دن تو ہم نے ٹھیک لکھا تھا لیکن حساب لگانے میں غلطی سے ۲۵ جون کی جگہ ۲۶ لکھا گیا حالانکہ اتوار کے دن ۲۵- جون تھی۔ لیکن بادوباران اور دیگر وجوہات کے باعث جو پہلے سے مشیت ایزدی میں مقدر تھیں آخر ۲۶ جون ہی کو عقیقہ ہوا حضرت اقدس نے اس موقعہ پر فرمایا کہ بارہ برس ہوئے جب کہ ایک لڑکے کے عقیقہ کی پیر کے دن ہونے کی خبر اللہ تعالےٰ نے دی تھی۔ الحمد للہ بارہ برس پہلے کی بات آج ہم نے دیکھی۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا